حج کے لیے جمع کی ہوئی رقم پر زکوٰۃ کا حکم

ریفرنس نمبر: Nor.11459

تاریخ: 02-04-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کو حج کرنے کا از حد شوق ہے، لہذا زید نے اس مقصد سے اپنے پاس رقم جمع کرنا شروع کی ہے اور اس پر سال گزر گیا ہے اور زید صاحبِ نصاب بھی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا زید مذکورہ رقم کی بھی زکوۃ نکالے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر قرض اور حاجت اصلیہ سے فارغ ہو کر رقم نصاب کے برابر پہنچے، تو پوچھی گئی صورت میں اس پر زکوۃ نکالنا فرض ہو گا۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "تجب الزکاۃ عند تمام الحول الاول کذا فی فتح القدیر وھکذا فی الکافی و کل دین لا مطالب له من جهة العباد کدیون اللہ تعالی من النذور والکفارات وصدقة الفطر ووجوب الحج لا یمنع "یعنی زکوۃ سال پورا گزرنے پر واجب ہو جاتی ہے، فتح القدیر اور کافی میں یونہی لکھا ہے اور ہر وہ دین جس کا مطالبہ لوگوں کی طرف سے نہ ہو، جیسے اللہ عزوجل کے دین مثلاً نذور، کفّارے، صدقہ فطر، حج کا لازم ہونا یہ تمام چیزیں زکوۃ کے لیے مانع نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد1، صفحہ173، مطبوعہ پشاور)

فتاوی شامی میں ہے: "اذا امسکه لینفق منه کل ما یحتاجه فحال الحول وقد بقی معه منه نصاب فانه یزکی ذلک الباقی وان کان قصده الانفاق منه ایضا فی المستقبل لعدم استحقاق صرفه الی حوائجه الاصلیة وقت حولان الحول "یعنی حاجت اصلیہ میں خرچ کرنے کے لیے رقم رکھی، پھر سال پورا ہو گیا، مگر اب بھی رقم بقدرِ نصاب باقی تھی تو باقی کی زکوٰۃ نکالنی ہو گی، اگرچہ اسی نیت سے رکھے ہیں کہ آئندہ حاجت اصلیہ ہی میں صرف ہوں گے، کیونکہ فی الحال سال پورا ہونے پر ان کا حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کا استحقاق ثابت نہیں ہوا۔

(ردّالمحتار مع الدرالمختار، جلد3، صفحہ218، مطبوعہ کوئٹہ)

جو صورت سوال میں پوچھی گئی بعینہ اسی متعلق شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا: "**زید بشوقِ زیارتِ حرمین طیبین کچھ پس انداز کرتا جاتا ہے، اس طرح پر اب وہ صاحبِ نصاب عرصہ ڈیڑھ سال سے ہوگیا تو اس کو صدقہ فطر و زکوٰۃ** و قربانیِ عید الاضحیٰ کرنا چاہئے یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمۃ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ "**اس پر زکوٰۃ فرض ہے** اور صدقہ و قربانی واجب۔"

(فتاوی رضویه، جلد10، صفحه140، مطبوعه رضافاؤنڈیشن، لاهور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "حاجت اصلیہ میں خرچ کرنے کے روپے رکھے ہیں تو سال میں جو کچھ خرچ کیا، کیا اور جو باقی رہے اگر بقدرِ نصاب ہیں، تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے اگرچہ اسی نیت سے رکھے ہیں کہ آئندہ حاجت اصلیہ ہی میں صرف ہوں گے اور اگر سال تمام کے وقت حاجت اصلیہ میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے، تو زکوٰۃ واجب نہیں۔" **(بهارشریعت، جلد1، حصه5، صفحه881، مکتبة المدینه، کراچی)**

حج مانعِ زکوۃ نہیں جیسا کہ آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "جس دَین کا مطالبہ بندوں کی طرف سے نہ ہو اس کا اس جگہ اعتبار نہیں یعنی وہ مانع زکاۃ نہیں، مثلاً نذر و کفارہ و صدقہ فطر و حج و قربانی کہ اگر ان کے مصارف نصاب سے نکالیں تو اگرچہ نصاب باقی نہ رہے زکاۃ واجب ہے، عشر و خراج واجب ہونے کے لیے دین مانع نہیں یعنی اگرچہ مدیُون ہو، یہ چیزیں اس پر واجب ہو جائیں گی۔" **(ایضاً، صفحه879)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

18 شعبان المعظم 1442ھ/02 اپریل 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے